عِلم و عمَل

ٹی آر سی کی جانب سے ششماہی تعلیمی جریدہ

جنوری ۲۰۰۵ء

جلد نمبر۱، شمارہ نمبر۱

اس شمارے میں

ہوم ورک

یہ ایک پرانی بحث رہی ہے کہ ہوم ورک کے سلسلے میں کیا چیز کارگر ہو سکتی ہے، کیا نہیں۔

یہ سب کچھ جو آپ جاننا چاہتے ہیں، اور بہت کچھ۔۔۔

Teachers' Resource Centre

فہرست

ہوم ورک کی کشمکش	۲
والدین کے سروے کا	۶
ہوم ورک کے بارے میں ہدایات برائے والدین	۱۰
کے سروے کا	۱۱
اسکول میں سیکھی گئی معلومات کو دہرانا	۱۳
آرٹ کا استاد	۱۶
کمرہ جماعت میں باہمی تعلیمی عمل کا تجزیہ	۲۰

علم وعمل

عذرا عقیل

پرنسپل، کراچی کیمرج اسکول

مہناز محمود

ڈائریکٹر پروگرام ڈویلپمنٹ، ٹی آر سی

ماریہ حق

ایڈمنسٹریٹر، مسز حق اسکول (جونیئر برانچ)

نگہت حسن

ممبر، ٹریننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ٹیم، ٹی آر سی

ربیعہ مینائی

ایڈمنسٹریٹر، ڈی اے ایم آئی اسکول

ٹی آر سی سے متعلق

معلومات اور تفصیل کے لئے ہماری ویب سائٹ

http://www.trconline.org پر جایئے

معزز قارئین

ہر نئے سال کا آغاز تمام اسکولوں میں طلباء، والدین اور اساتذہ کے لئے جوش و خروش کا وقت ہوتا ہے۔ نیا سال بڑوں اور بچوں کے لئے نئے تجربات اور مواقع فراہم کرنے کا عہد لے کر آتا ہے۔ اس سال اساتذہ اور خیر خواہوں کی پرزور فرمائش پر ٹی آر سی کا نیوز لیٹر تقریباً ایک سال کے وقفہ کے بعد کچھ نئے انداز سے آپ کے سامنے پیش ہو رہا ہے، وہ اس طرح کہ اس نام نیوز لیٹر سے بدل کر ''علم وعمل'' رکھ دیا گیا ہے اس میں تین اسکولوں کا تعاون بھی شامل رہا ہے۔ ان اسکولوں کی پرنسپل آئندہ بھی ''علم وعمل'' کی اشاعت میں شامل رہیں گی۔ اس طرح ٹی آر سی نے ایک بار پھر کمیونٹی کو شامل رکھنے کی کوشش کی ہے اور موقع دیا ہے کہ سب کی آواز سنی جائے۔

اس شمارے میں کئی عنوانات کو زیر بحث لایا گیا ہے جیسے "ہوم ورک کی کشمکش" اس موضوع سے متعلق لوگ اس بات کی وکالت کرتے ہیں کہ ہوم ورک طلباء کی علمی قابلیت کے معیار کو بڑھانے میں مددگار ہوسکتا ہے۔ جبکہ کچھ لوگ تنقید کرتے ہیں کہ ہوم ورک کی صورت میں بچوں پر بلاوجہ کا دباؤ ڈالا جاتا ہے، جس کی وجہ سے بچوں میں کام کا بوجھ بڑھ جاتا ہے اور کچھ نیا سیکھنے کی امنگ کم ہو جاتی ہے۔ اس شمارے میں ہوم ورک سے پیدا شدہ مسائل اور ہوم ورک کو موثر بنانے سے متعلق تجاویز بھی دی جارہی ہیں جو یقیناً اساتذہ اور والدین کی دلچسپی کا باعث ہوسکتی ہیں۔

اگلا مضمون "آرٹ کا استاد" اساتذہ کو بتاتا ہے کہ بچوں میں تخلیقی صلاحیتیں کیسے کی جاگر کی جائیں۔ اس مضمون میں مصنف کے خیال میں آرٹ کا استاد نہ صرف بچوں کو آرٹ کی تربیت دیتا ہے بلکہ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ آرٹ کی مختلف سرگرمیاں کیا ہوسکتی ہیں اور ان کی منصوبہ بندی کیسے کی جائے۔

ایک اور مضمون میں ایک استاد نے باہمی سیکھنے کے عمل سے متعلق اپنا ذاتی تجربہ بیان کیا ہے۔ اس مضمون میں مصنفہ نے یہ بتایا ہے کہ باہمی تعلیمی عمل یا مل جل کر سیکھنے سے متعلق سرگرمیاں بچوں کے ساتھ کیسے کروائی جائیں۔ ان کے خیال میں بچے گروپس میں مل جل کر بہتر انداز سے سیکھتے ہیں، وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور یوں ان کی ذمہ داری اور خود مختاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے اسکولوں میں "مقابلہ" کا شدید رجحان ہے اس لئے اساتذہ کو چاہئے کہ یہ مضمون ضرور پڑھیں۔

ٹی آر سی سال میں علم وعمل کے دو شمارے شائع کرے گا۔ ہم اساتذہ، والدین اور دیگر افراد کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ ٹی آر سی کے نیوز لیٹر میں حصہ لیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ اس شمارے کو پڑھ کر اتنا ہی لطف اندوز ہوں گے جتنا کہ ہم نے اس شمارے کی تیاری میں لطف اٹھایا ہے۔

ہماری نیک خواہشات خوشگوار اور کامیاب تعلیمی سال گزارنے میں آپ کے ساتھ ہیں۔

ہوم ورک کی کشمکش

ہوم ورک ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔کتنا دیا جائے؟ کب دیا جائے؟ کیا دیا جائے؟ کیوں ضروری ہے؟۔۔۔یہ بحث اس بات پر شدت اختیار کئے ہوئے ہے کہ آج کے طالب علم کی تعلیم میں ہوم ورک کا کردار ہونا چاہئے یا نہیں؟ ماہرین کے پاس تمام سطحوں پر معقول جواز موجود ہے کہ ہوم ورک کیوں نقصان دہ ہے؟ کیوں اہم ہے؟ کب موقع کی مناسبت سے ہے؟ والدین کو شکایت ہے کہ یا تو یہ ناکافی ہوتا ہے یا اساتذہ بچوں پر گھر کے کام کا بہت زیادہ بوجھ لاد دیتے ہیں۔ طالب علموں کو شکایت ہے کہ ہوم ورک کبھی بہت مشکل ہوتا ہے کبھی بہت آسان، کبھی بہت الجھا ہوا یا پھر بہت ہی غیر دلچسپ۔

ہم اس شمارے میں یہ تمام معاملات طے نہیں کر سکتے۔لیکن بحیثیت اسکول کمیونٹی کے تبادلہ خیال اور غور و خوص کر کے شاید کسی متفقہ رائے پر پہنچ سکیں۔

کیا ہوم ورک کارگر ہوتا ہے؟

جدید تحقیق کے مطابق باقاعدہ ہوم ورک دینے سے طالب علم کی کارکردگی کا معیار بڑھتا ہے اور تعلیم سے متعلق اس کا طرزِ عمل بہتر ہوتا ہے (Copper, et al;1998)

لہٰذا یہ معلوم ہوا کہ وہ مدارس جن میں ہوم ورک باقاعدگی سے دیا جاتا تھا اور اس پر گریڈ دیا جاتا تھا وہاں اچھی کارکردگی کے حامل طلبہ موجود تھے۔ طلبہ نے جتنا زیادہ گھر کا کام مکمل کیا خصوصاً چھٹی سے لے کر دسویں جماعت تک اتنا ہی انہوں نے اپنے مدارس میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

کیا ہوم ورک کے اثرات مختلف جماعتوں پر مختلف ہوتے ہیں؟

یہ بات بہت دلچسپ تھی کہ مختلف درجات میں پڑھنے والے طالب علم جنہیں ہوم ورک روزانہ تفویض کیا جاتا تھا انہوں نے مختلف کارکردگی کا مظاہرکیا۔ کی گئی تحقیقات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ سیکنڈری اسکول کے درجات کے اوسط طلبہ جو ہوم ورک کرتے ہیں ۶۹ فیصد ایسے طلبہ سے سبقت لے جاتے ہیں جنہیں گھر کا کام نہیں دیا جاتا۔ مڈل اسکول یعنی کہ پانچویں اور چھٹی جماعت کے طلبا کی کارکردگی پر گھر کے کام کا اوسطاً اثر کم ہوا۔ جبکہ ان سے بڑی جماعتوں میں اور بھی کم ہوا۔ گو کہ تحقیقات کا یہ دعویٰ ہے کہ بڑی جماعتوں میں گھر کا کام طلبہ کی کارکردگی پر کم اثر انداز ہوتا ہے، ماہرین تجویز کرتے ہیں کہ ایک مناسب مقدار کا ہوم ورک چھوٹی عمر کے طلبہ کے لئے مفید ہے۔ ایک امریکی تعلیمی ادارے نے (Kid Source Online) پر "ہوم ورک کتنا اہم ہے" کے موضوع پر اس مسئلے کے بارے میں بات کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

ہوم ورک ذہنی نشوونما کا کام سرانجام دیتا ہے مطالعہ کی عادات کو تشکیل دیتا ہے۔ کلاس میں جس قدر نصابی مواد پڑھایا جاتا ہے اسے دہرانے میں مدد کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طالب علم میں پہل کرنے کی صلاحیت، خودمختاری اور ذمہ داری جیسی خصوصیات کو پروان چڑھاتا ہے اور گھر اور اسکول کو قریب لاتا ہے۔

گو کہ تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہوم ورک کے بہت سے فوائد ہیں پھر بھی ماہرین تعلیم، والدین اور اساتذہ کا بڑھتا ہوا ایسا گروپ بھی ہے جو ہوم ورک کے خلاف برابر کا دعویٰ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ : مدارس بہت زیادہ ہوم ورک دیتے ہیں جس کی وجہ سے گھریلو، تفریحی اور خاندانی مصروفیات میں خلل پڑتا ہے جو بچے کو زندگی کی اہم مہارتیں سکھاتی ہیں۔ وہ اعتراض کرتے ہیں کہ بہت زیادہ ہوم ورک خصوصاً چھوٹے بچوں پر دباؤ ڈالتا ہے اور نتیجتاً تعلیم کی طرف منفی رجحانات کو فروغ ملتا ہے۔ ہوم ورک ناپسندیدہ عادات کو رواج دینے کا باعث بن سکتا ہے خواہ وہ نقل ہو یا گھر میں کسی کی مدد جو رہنمائی حاصل کرنے سے تجاوز کرگئی ہو۔

دیئے گئے خاکے میں ہوم ورک سے متعلق تجویز کردہ مثبت اور منفی اثرات بیان کئے گئے ہیں۔

مثبت اثرات

طلباء کی کارکردگی اور سیکھنے کے عمل میں اضافہ
حافظہ کا تیز ہونا اور سبق کو بہتر طور سے یاد رکھنا
زیادہ اور بہتر سمجھ
نصاب تیزی سے طے کرنا

پڑھائی کے دوررس اثرات
اسکول کی جانب بہتر رویہ
پڑھائی کی اچھی عادات

غیر نصابی اثرات
ذاتی نظم وضبط میں اضافہ
وقت کا صحیح استعمال/ انتظامی صلاحیتیں
زیادہ خودمختاری

طلبہ پر نگاہ رکھنے کے حوالے سے اساتذہ کے لئے فائدہ مند
طلبہ کی ترقی اور ان کی تعلیمی مشکلات کی تشخیص
والدین کی زیادہ حوصلہ افزائی اور بہتر شمولیت

منفی اثرات

بہت زیادہ بوجھ
سیکھنے کے عمل میں عدم دلچسپی
جذباتی اور جسمانی تھکاوٹ
چھا کام کرنے اور مکمل کرنے کا دباؤ
خاندانی اور سماجی سرگرمیوں کے لئے وقت کی کمی

نقل یا بے ایمانی
دوسرے طلبہ کی نقل کرنا
رہنمائی سے زیادہ مدد

ہوم ورک کے منفی اور مثبت اثرات کی فہرست کافی طویل ہے اور تحقیق دانوں کی آراء میں بھی کافی تضاد ہے۔ ایک عنصر جو ہوم ورک کے موثر ہونے پر اثر کر سکتا ہے اور کافی اہم بھی ہے وہ ہے مناسب مقدار میں ہوم ورک جس پر ہم اپنے اگلے حصے میں تبصرہ کریں گے۔

کتنا ہوم ورک بہت زیادہ ہے؟

سب سے زیادہ سنا جانے والا اور تنقیدی سوال ہے کہ "طالب علم کو کتنا ہوم ورک کرنا چاہئے" کام کی مقدار طالب علموں کی عمر اور صلاحیتوں پر مبنی ہونی چاہئے۔ امریکی نیشنل پیرنٹ ٹیچر ایسوسی ایشن اینڈ نیشنل ایجوکیشن ایسوسی ایشن (۲۰۰۰ء) نے والدین کی رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی ہیں۔

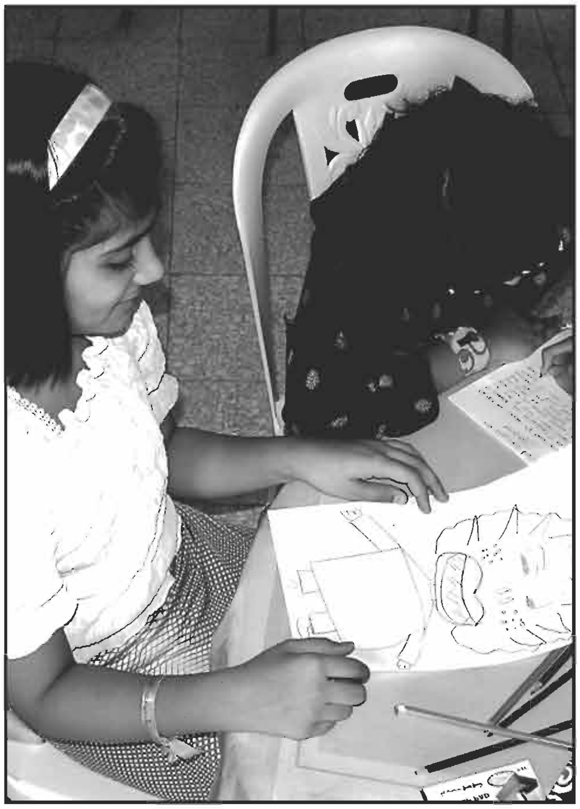

کے جی تا دوئم	۱۰ سے ۲۰ منٹ تک یومیہ ہوم ورک
جماعت سوئم تا ششم	۳۰ سے ۶۰ منٹ تک یومیہ ہوم ورک
جماعت ہفتم تا نہم	۶۰ سے ۷۵ منٹ تک یومیہ ہوم ورک
جماعت نہم سے اوپر	تقریباً ۱۲۰ منٹ تک یومیہ ہوم ورک

ہوم ورک کے مقاصد مختلف جماعتوں کے لئے مختلف ہونے چاہئیں۔ کم عمر طلبہ میں ہوم ورک کے ذریعے مثبت عادات، رویے اور کردار سازی کو پروان چڑھانا چاہئے۔ ان سے بڑے بچوں کے لئے تفویض کردہ کام مختصر ہونا چاہئے اور ایسا ہونا چاہئے کہ طلبہ اسے مکمل کرنے کے لئے گھر میں پائے جانے والے سامان کو استعمال کر سکیں۔ اور بڑے طلبہ کے لئے ہوم ورک ایسا ہو جس سے معلومات میں اضافہ ہو۔ اساتذہ کو اس بات کا خاص طور سے دھیان رکھنا چاہئے کہ ہوم ورک کا دورانیہ بچوں کی نشوونمائی سطح کی مناسبت سے ہو کیونکہ بہت زیادہ ہوم ورک تھکاوٹ اور تعلیمی دلچسپی کو کھو دینے کا باعث بن سکتا ہے۔

ہوم ورک کس قسم کا تفویض کرنا چاہئے؟

کیا ہوم ورک کلاس میں پڑھائے گئے اسباق کی مشق اور اسے دہرانے کا باعث ہونا چاہئے؟ یا پھر ہوم ورک کلاس کی تعلیم کی وسعت کا باعث ہو اور اسے خوب تر بنائے؟ ہوم ورک کا مسئلہ بہت سے غور طلب سوالات اٹھاتا ہے جن میں سے کچھ کا ماہرین تعلیم نے بہت احتیاط کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔

ہوم ورک دینے سے متعلق کچھ رہنما اصول درج ذیل ہیں:

ہوم ورک سے نئی سیکھی گئی مہارتوں کو دہرانے کا موقع ملنا چاہیئے

وہ مہارتیں جو کہ کلاس میں سکھائی گئی ہوں اور استاد کی زیرِ نگرانی ان کی مشق کی گئی ہو ہوم ورک سے انہیں دہرانے کا موقع ملتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہوم ورک صرف اس وقت دیا جانا چاہیئے جب کوئی تصور، مہارت یا موضوع اسکول میں سکھایا جا چکا ہو اور جن کے متعلق استاد نے کلاس میں بحث کی ہو اور اس سے متعلق مسائل کی مشق کرائی ہو۔ ایسا ہوم ورک جو سبق کو مشق اور تقویت دے اور پڑھے ہوئے مواد کا جائزہ لینا سکھائے کافی سودمند ثابت ہوتا ہے۔

ہوم ورک سے آئندہ پڑھائے جانے والے سبق کی تیاری کا موقع ملنا چاہیئے

اس سے پہلے کہ کوئی استاد نیا سبق پڑھائے اسے چاہیئے کہ وہ ایسا ہوم ورک تفویض کرے جو طالب علم کو آئندہ پڑھنے والے سبق کی تیاری کا موقع فراہم کرے۔ ایسے ہوم ورک میں نصاب کی کتاب سے پڑھنا، لائبریری میں جا کر کتابوں کا مطالعہ کرنا اور تحقیق کے ذریعے مواد اکھٹا کرنا اور دیگر سرگرمیوں کے ذریعے معلومات جمع کر کے اسے ترتیب دینا شامل ہے۔ اس طرح ہوم ورک طالبعلموں کو مدد دیتا ہے کہ وہ سابقہ معلومات کے ذریعے کسی خاص موضوع سے واقف ہوں اور نتیجتاً وہ موضوع کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

ہوم ورک مختلف طوالت اور نوعیت کا ہونا چاہیئے

مختلف اقسام کے ہوم ورک طالب علم کو تازہ دم اور کام میں ان کی دلچسپی برقرار رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر کم اور لمبی مدت کے کام، تحریری یا زبانی رپورٹ، ریسرچ پروجیکٹ، سبق کو بہتر سمجھنے کے لئے مشقیں، انفرادی اور گروپ میں کام بھی دیا جا سکتا ہے۔ ایسے کام جن سے طالبعلم تصورات اور مہارتوں کو نصاب کے دوسرے حصوں سے ربط دے سکیں۔

ہوم ورک اس وقت بہتر طور سے موثر ہوتا ہے جب وہ مختلف اقسام کا ہو اور بچے کو محترک کرے بجائے اس کے کہ محض کلاس میں پڑھے ہوئے سبق کو دھرانے والا ہو۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ بچے کی قابلیت، درجہ اور گھریلو ماحول کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایسا ہوم ورک تفویض کریں جو مختصر ہو اور بہت زیادہ پیچیدہ نہ ہو۔

خلاصہ

ہوم ورک ایک موثر تعلیمی آلہ ہو سکتا ہے۔ اگر مناسب انداز سے اس کی منصوبہ بندی کی جائے تو یہ طلبہ کی کامیابی کی ضمانت بن سکتا ہے۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے اسکول اور اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ بچوں کی ضروریات، صلاحیتوں اور ان کی انفرادی ضروریات کو مدِنظر رکھیں تاکہ ہوم ورک کو ہر ایک کے لئے بامعنی اور مفید بنایا جا سکے۔

والدین کے سروے کا نتیجہ

ذیل میں ایک سروے کے نتائج دیئے جا رہے ہیں جو ٹی آر سی کی مدد سے دو اسکولوں میں کیا گیا۔ اس سروے کا مقصد ہوم ورک سے متعلق والدین کی رائے جاننا تھا۔ سروے میں کراچی کے دو پرائیوٹ اسکولوں کے ۲۴۴ والدین شامل ہوئے۔

سوال نمبر ۱۔ آپ کا بچہ کس جماعت میں ہے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ پری پرائمری	۴۱	۱۷
۔ پرائمری	۱۷۶	۷۲
۔ سیکنڈری	۲۷	۱۱

سوال نمبر ۲۔ کیا آپ کے خیال میں ہوم ورک آپ کے بچے کی تعلیم کا اہم حصہ ہے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ جی ہاں	۲۱۰	۸۶
۔ جی نہیں	۲۴	۱۰
۔ غیر یقینی	۱۰	۴

جن ۸۶ فیصد والدین نے ہاں میں جواب دیا ان کے خیال میں ہوم ورک ان کے بچے کی تعلیم کا اہم حصہ ہے۔ زیادہ تر والدین اس بات میں یقین رکھتے ہیں کہ ہوم ورک کا بنیادی مقصد نئی معلومات کے بارے میں جاننا، بچے کے علم میں اضافہ کرنا، پڑھائی کی مہارتیں بڑھانا اور اپنے وقت کو منظم کرنا ہے۔ والدین کے خیال میں ٹیسٹ یا امتحانات میں نمبر اچھے لانا ہوم ورک کا ادنیٰ ترین مقصد ہے۔

سوال نمبر ۳۔ کیا آپ کے بچے کو ہوم ورک باقاعدگی سے ملتا ہے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ جی ہاں	۱۸۰	۷۴
۔ جی نہیں	۴۲	۱۷
۔ غیر یقینی	۲۲	۹

سوال نمبر ۴۔ اوسطاً، آپ کا بچہ ہوم ورک کرنے میں روزانہ کتنا وقت صرف کرتا ہے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ ۱ گھنٹہ	۱۲۶	۵۲
۔ ۱ سے ۲ گھنٹے	۶۵	۲۷
۔ ۲ سے ۳ گھنٹے	۴۶	۱۹
۔ ۳ سے زائد گھنٹے	۷	۳

سوال نمبر۵۔ آپ کے خیال میں آپ کے بچے کو عمر کے لحاظ سے کتنا ہوم ورک ملتا ہے؟

	کل جوابات	فیصد
۔بہت زیادہ	۵۵	۲۳
۔ناکافی	۵۵	۲۳
۔بالکل صحیح مقدار	۱۳۴	۵۵

سروے میں شریک آدھے سے زیادہ والدین نے اس بات کا اظہار کیا کہ ان کے بچے کو اس کی عمر کے لحاظ سے بالکل صحیح مقدار میں ہوم ورک دیا جاتا ہے۔۲۲ فیصد والدین کے خیال میں ان کے بچے کو بہت کم ہوم ورک ملتا ہے۔ جبکہ بقایا ۲۲ فیصد کے خیال میں ان کے بچے کو بہت زیادہ ہوم ورک دیا جاتا ہے۔ایک والدین نے اظہار خیال کیا کہ:

> ” پرائمری جماعتوں میں بچوں پر ہوم ورک کا بوجھ بہت زیادہ نہیں لادنا چاہیئے۔ کام مناسب مقدار میں دیا جانا چاہیئے تاکہ بچے ہوم ورک سے نفرت نہ کرنے لگیں۔ بہت زیادہ ہوم ورک دینے سے گریز کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے بچے میں غیر دلچسپی کا رجحان بڑھنے لگتا ہے۔“

سوال نمبر۶۔ کیا آپ کے خیال میں مضامین کے درمیان صحیح تناسب ہوتا ہے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ جی ہاں	۱۰۸	۴۴
۔ جی نہیں	۸۷	۳۶
۔ غیر یقینی	۴۹	۲۰

سوال نمبر۷۔ پورے ہفتے کے دوران آپ کے بچے کے اوقات منظم کرنے کے لئے کیا چیز سود مند ہو سکتی ہے تاکہ دیا گیا ہوم ورک پورا کیا جا سکے؟ (شرکا ایک سے زیادہ جواب دے سکتے ہیں)

	کل جوابات	فیصد
۔معمولات طے کریں	۱۰۰	۴۱
۔جب تک کام مکمل نہ ہو جائے ٹی وی نہیں دیکھا جائے گا	۵۰	۲۰
۔ٹیوشن	۲۴	۱۰
۔والدین کی نگرانی	۷۰	۲۹

زیادہ تر والدین کی رائے یہ ہے کہ معمولات طے کرنا سب سے زیادہ سود مند ہے پھر والدین کی نگرانی اہم ہے۔

سوال نمبر۸۔ جب آپ کے بچے کے ہوم ورک کی بات آتی ہے تو بحیثیت والدین آپ کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

	کل جوابات	فیصد
۔ہوم ورک چیک کرتے ہیں	۹۲	۳۸
۔بچے کی مدد کرتے ہیں	۹۴	۳۹
۔بچے سے پوچھتے ہیں	۲۰	۸
۔بچے پر چھوڑ دیتے ہیں	۳۱	۱۳

والدین نے یہ بھی کہا کہ جب ان کے بچے کے ہوم ورک کی بات آتی ہے تو عموماً وہ ہوم ورک مکمل کرنے میں بچے کی مدد کرتے ہیں اور وہ اس کا کام دیکھتے ہیں کہ ہوم ورک صحیح طور پر مکمل ہوا ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۹۔ آپ کے خیال میں ہوم ورک کا بنیادی مقصد کیا ہونا چاہیے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ پڑھائی کی مہارتیں بڑھانا اور وقت کا موثر استعمال	۸۳	۳۴
۔ ذمہ داری اور نظم وضبط بڑھانا	۴۰	۱۶
۔ امتحانات کے نمبر بڑھانا	۱۸	۷
۔ سیکھی گئی مہارتوں کی مشق کرنا	۲۰	۸
۔ نئی معلومات سیکھنا / بڑھانا	۱۶	۷
۔ والدین کو آگاہ رکھنا	۶۷	۲۷

سوال نمبر ۱۰۔ آپ کے خیال میں ہوم ورک کس چیز سے اچھا ہوم ورک کہلائے گا؟

	کل جوابات	فیصد
۔ ورک شیٹ	۱۱۸	۴۸
۔ گروپ پروجیکٹ	۵۳	۲۲
۔ طویل مدتی ریسرچ	۳۱	۱۳
۔ درسی کتب کی مشقیں	۴۲	۱۷

جب یہ پوچھا گیا کہ ہوم ورک کس چیز سے اچھا ہوم ورک بنتا ہے تو اکثر والدین نے یہی کہا کہ ورک شیٹ ہوم ورک میں دینا چاہیے کیونکہ ورک شیٹ ہی ہوم ورک کے لئے مناسب ترین ہوتی ہیں۔ زیادہ تر والدین کے خیال میں طویل مدتی ریسرچ کے کام اتنے مناسب نہیں ہوتے۔ بہت سے والدین نے یہ بھی کہا کہ ہوم ورک میں ورک شیٹ، ریسرچ، گروپ پروجیکٹ اور درسی کتابوں کی مشقوں کا امتزاج ہونا چاہیے۔

ایک والدین نے کہا:

میرے خیال میں ہوم ورک کو سرگرمیوں اور اعادہ پر مبنی ہونا چاہیے۔ خصوصاً ہفتے کے اختتام پر ملنے والے ہوم ورک میں گزشتہ ہفتے کرائے گئے کام کا اعادہ شامل ہونا چاہیے تاکہ بچے اس کام کو دہرا سکیں۔

سوال نمبر ۱۱۔ کیا ہوم ورک پر گریڈ ملنے چاہئیں؟

	کل جوابات	فیصد
۔ جی ہاں	۱۵۲	۶۲
۔ جی نہیں	۴۸	۲۰
۔ غیر یقینی	۴۴	۱۸

جو والدین اس بات سے اتفاق نہیں کرتے تھے، ان کے خیال میں اکثر اوقات بچے کا ہوم ورک اس کے والدین، استاد یا بہن بھائی کر دیتے ہیں چنانچہ ہوم ورک پر گریڈ دینا بچوں کے ساتھ زیادتی ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ کیا آپ کے بچے کو ہفتے کے اختتام پر یا چھٹیوں میں ہوم ورک ملنا چاہیئے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ متفق	۱۶۸	۶۹
۔ غیر یقینی	۲۴	۱۰
۔ نا متفق	۵۲	۲۱

ایک والدین جو چھٹیوں میں ہوم ورک دینے کے حق میں نہیں ہیں ان کے خیال میں:

" بچوں کو پورے ہفتے بہت تھوڑا کام ملنا چاہیئے اور ہفتے کے اختتام پر یا چھٹیوں میں بچوں کو آرام اور تفریح کرنے کے لئے ہوم ورک کے کام سے آزاد رکھنا چاہیئے۔ اس طرح بچوں پر غیر ضروری بار نہیں پڑے گا۔ "

جبکہ ایک دوسرے والدین کے خیال میں:

"ہفتے کے اختتام کا ہوم ورک صرف اور صرف ٹیسٹ اور امتحانات کی تیاری یا کسی ریسرچ کے بارے میں مواد جمع کرنے پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ "

سوال نمبر ۱۳۔ ہوم ورک کا اثر آپ کے بچے اور آپ کے تعلقات پر کیا ہوتا ہے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ مثبت	۲۰۷	۸۵
۔ کوئی اثر نہیں پڑتا	۲۴	۱۰
۔ منفی	۱۳	۵

بہت کم والدین کا خیال ہے کہ ہوم ورک ان کے بچے اور ان کے درمیان تنازع کا باعث بنتا ہے۔ ایک والدین کے خیال میں:

"حالانکہ والدین ہوم ورک کی اہمیت سے واقف ہیں لیکن بچے اکثر ایسا نہیں سمجھتے۔ ہوم ورک گھر میں روزانہ کے جھگڑے اور تناؤ کا باعث بنتا ہے۔ آج کل بچے مختلف قسم کی صحت مند سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں جن میں اچھی ورزش اور گھر سے باہر کھیلے جانے والے کھیل شامل ہیں۔ ہوم ورک تفویض کرتے وقت خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ پڑھنے کا وقت کھیلنے کے وقت کی حدود میں بے جا مخل نہ ہو۔"

اس سروے کے مطابق زیادہ تر والدین کے خیال میں ہوم ورک اچھی تعلیم کا ایک ضروری حصہ ہے اور بچوں کو اعلیٰ تعلیمی معیار کے حصول میں مدد دیتا ہے۔ ان کے خیال میں مناسب مقدار کا ہوم ورک بچوں میں پڑھائی کی اچھی عادات اور گھر اور اسکول کے مثبت تعلقات پروان چڑھاتا ہے۔ والدین کی اکثریت کے خیال میں ہوم ورک تفویض کرتے وقت بچوں کی عمر اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ بہت زیادہ ہوم ورک سے بچے کی کام میں دلچسپی برقرار نہیں رہتی ہے۔ جیسا کہ ایک والدین نے کہا:

" تھوڑا بہت ہوم ورک بچے، والدین اور استاد کے درمیان اچھے روابط پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے لیکن بہت زیادہ ہوم ورک سے بچے کو فائدہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہوم ورک صرف اتنا ہی ہونا چاہیئے جتنا مسئلے کا حل۔"

ہوم ورک کے بارے میں ہدایات برائے والدین

" کامیاب انسان بننے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے بچوں کو کرنا سکھائیں بجائے اس کے کہ آپ ان کے لئے کر کے دیں۔" این لینڈرز

گھر کا کام بچے کے اسکول کی سرگرمیوں کا ایک حصہ ہوتا ہے اس لئے اس کو دوطرفہ راستہ بنانا زیادہ بہتر ہوگا۔ جتنا تعلق آپ کا اسکول اور اساتذہ سے بہتر ہوگا اتنا ہی کامیاب آپ کے بچے کا تعلیمی تجربہ ہوگا۔ ہمیں اُمید ہے کہ مندرجہ ذیل تجاویز صحیح سمت میں آپ کی رہنمائی کریں گی۔

بچے سے اسکول کے بارے میں بات چیت کرنا:

آپ اپنے بچے سے اس طرح کے سوالات پوچھ سکتے ہیں کہ اسے اپنے اسکول کے بارے میں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ کیا چیز بہت کم پسند ہے؟ دن بھر اسکول میں کیا کچھ ہوا؟ جتنا زیادہ آپ کو اسکول کے بارے میں معلومات ہوں گی اتنا ہی آپ ممکنہ مسائل سے نمٹنے کے لئے تیار ہوں گے۔

بچے کے استاد سے ملنا:

آپ بچے کے استاد سے ملیئے۔ اپنے تعاون پر رضامندی کا اظہار بچے کے استاد سے کیجئے۔ اس سے آپ کا بچہ یہ تاثر لے گا کہ گھر اور اسکول ایک ٹیم ہے۔ آپ کے بچے کو اسکول میں کیسے اور کیا پڑھایا جاتا ہے اس سے باخبر رہئے۔

ہوم ورک کرنے کے لئے جگہ فراہم کرنا:

اس بات کو یقینی بنائیے کہ بچے کو کام کرنے کی پرسکون اور روشن جگہ مناسب اشیاء کے ساتھ میسر ہو۔ اس بات کا فیصلہ کرنا کہ آپ کا بچہ ہوم ورک کہاں کرے گا اتنا ہی اہم ہے جتنا اس بات کا فیصلہ کرنا کہ ہوم ورک کب کرنا چاہئے۔ اچھی روشنی اور صحیح نشست، کام پر بچے کی توجہ بڑھانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ بچے کو ایسی جگہ کام نہ کرنے دیا جائے جہاں ٹیلی ویژن چل رہا ہو، لوگ باتیں کر رہے ہوں یا آجا رہے ہوں۔ جن اشیاء (مثلاً کاغذ، پین، پنسل یا لغت) کی ضرورت بچہ کو کام کے دوران پڑسکتی ہے وہ چیزیں قریب ہی ہوں۔

پڑھنے کے لئے وقت مقرر کرنا:

بچے یکساں روی پسند کرتے ہیں۔ اس لئے روزانہ کام کرنے کا وقت مقرر کرنا ضروری ہے۔ ہوم ورک کے لئے وقت کا تعین کرنے سے پہلے یہ ذہن نشین کرلیں کہ زیادہ تر بچوں کو اسکول سے واپس آکر تازہ دم ہونے کے لئے کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ ہوم ورک کے لئے وقت رات کو اتنی دیر سے طے نہ کریں کہ آپ کا بچہ دن بھر میں تھک کر چور ہو چکا ہو۔ ہوم ورک کے لئے وقت طے کرنے سے پہلے والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں سے بھی مشورہ کرلیں۔

ہوم ورک میں دیئے گئے کام کو منظم کرنا:

اپنے بچہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ہوم ورک شروع کرنے سے پہلے دیا گیا تمام کام اچھی طرح دیکھے اور جو کام وہ خود کرسکتا ہے اس کی نشاندہی کرلے اور جن کاموں میں اسے دوسروں کی مدد کی ضرورت ہے وہ الگ کرلے۔ آپ اسے مشورہ دے سکتے ہیں کہ تھکاوٹ شروع ہونے سے پہلے لمبے اور مشکل کام مکمل کرلے۔

بچے کے لئے ہوم ورک نہ کرنا:

جب بچہ آپ سے مدد مانگے، آپ اس کی رہنمائی کریں نہ کہ پورے جواب بتائیں۔ جوابات بتانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا بچہ کچھ سیکھ نہیں پائے گا۔ بہت زیادہ مدد فراہم کرنے سے بچہ مثبت مہارتیں نہیں سیکھ سکے گا، جیسے خود مختاری۔

بچے کی کوشش کو سنجیدگی سے لینا:

اگر آپ محسوس کریں کہ آپ کا بچہ کسی خاص مضمون کے کام میں تگ و دو کر رہا ہے تو آپ بچے کے استاد سے جتنی جلدی ہو وقت لے کر بات کریں۔ فوری مدد نہ صرف کارگر ہوگی بلکہ آپ کا بچہ پڑھائی میں پیچھے رہ جانے کے خوف سے بھی آزاد ہوگا۔ اس بات کی طرف سے بھی اطمینان کرلیں کہ کہیں کوئی جسمانی تکلیف تو آپ کے بچہ کو پریشان نہیں کر رہی ہے جس سے آپ ناواقف ہیں۔ اس سلسلے میں آپ بچے کا معائنہ اپنے ڈاکٹر سے بھی کرواسکتے ہیں۔

تعریف کرنا:

ہوم ورک کامیابی سے پورا کرنے پر اپنے بچے کی تعریف پرزور الفاظ میں کریں۔ والدین کی جانب سے کی گئی تعریف سے بڑھ کر کوئی بھی چیز بچوں کی عزتِ نفس میں اضافہ نہیں کرسکتی۔

طلبہ کے سروے کا نتیجہ

ذیل میں ایک سروے کے نتائج دیئے جا رہے ہیں جو ٹی آر سی کے اشتراک سے دو اسکولوں میں کیا گیا۔ اس سروے کا مقصد ہوم ورک سے متعلق طلبہ کی آراء جاننا تھا اس سروے میں ۱۷۸ طلبہ کے لئے ایک نمونہ استعمال کیا گیا جو کہ کراچی میں واقع دو پرائیوٹ اسکولوں میں زیرِ تعلیم ہیں۔ سروے سے حاصل ہونے والے نتائج آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ کیا آپ کے خیال میں ہوم ورک اہم ہے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ ہاں	۱۵۷	۸۸
۔ نہیں	۱۳	۷
۔ غیر یقینی	۸	۵

ہوم ورک کی افادیت کے حوالے سے طلبہ کے بیانات:

"ہوم ورک اہم ہے کیونکہ جب ہم کچھ غلط کریں گے تو ہمارے استاد ان کے بارے میں جانیں گے اور وہ ہمیں ان غلطیوں کے بارے میں بتائیں گے۔"

"ہوم ورک سے ہمیں جماعت میں کئے گئے کاموں کا اعادہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔"

"ہوم ورک اہم ہے کیونکہ اسکول میں زیادہ وقت نہیں ہوتا لہٰذا ہم گھر پر مطالعہ کر سکتے ہیں۔"

سوال نمبر ۲۔ آپ روزانہ ہوم ورک کرنے پر کتنا وقت صرف کرتے ہیں؟

	کل جوابات	فیصد
۔ تقریباً ۰۔۱ گھنٹہ	۷۸	۴۳
۔ ۱۔۲ گھنٹے	۶۱	۳۴
۔ ۲۔۳ گھنٹے	۳۱	۱۷
۔ ۳ گھنٹے سے زائد	۸	۵

سوال نمبر ۳۔ آپ کے خیال میں آپ کو جو ہوم ورک ملتا ہے اس کی تعداد کیا ہے؟

	کل جوابات	فیصد
۔ بہت زیادہ	۳۱	۱۷
۔ بہت تھوڑا	۲۸	۱۶
۔ مناسب	۱۱۹	۶۷

ایک طالب علم کے مطابق: " ہوم ورک دلچسپ ہونا چاہئے اور یہ بچوں پر ایک بوجھ نہ ہو۔ اساتذہ کو بہت زیادہ ہوم ورک نہیں دینا چاہئے کیونکہ ان دنوں زندگی میں اتار چڑھاؤ رہتا ہے اور اساتذہ آپ کو ہوم ورک نہ کرنے پر معاف نہیں کرتے۔"

سوال نمبر۴۔ آپ اکثر کس طرح ہوم ورک کرتے ہیں؟

	کل جوابات	فیصد
۔ ہمیشہ	۱۴۷	۸۳
۔ بعض اوقات	۲۶	۱۵
۔کبھی کبھار	۵	۳
۔ کبھی نہیں	۰	۰

سوال نمبر۵۔ آپ کس قسم کے ہوم ورک سے لطف اندوز ہوتے ہیں؟

	کل جوابات	فیصد
۔ ورک شیٹ	۸۹	۵۰
۔ریسرچ کا کام	۳۵	۲۰
۔گروپ پروجیکٹ	۳۱	۱۷
۔درسی کتب کی مشقیں	۲۳	۱۳

سوال نمبر۶ ۔ اگر آپ کو ہوم ورک مکمل کرنے کے سلسلے میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو آپ مدد کے لئے کس کے پاس جاتے ہیں؟

	کل جوابات	فیصد
۔ والدین	۱۱۳	۶۴
۔ٹیوشن کا استاد	۱۱	۶
۔بھائی یا بہن	۳۷	۲۱
۔استاد	۱۷	۹

جب طلبہ ہوم ورک مکمل کر رہے ہوتے ہیں تو وہ اپنے والدین یا بہن بھائیوں سے مدد لینے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کچھ بچے اپنے ٹیوٹر اور کلاس ٹیچر سے مدد لیتے ہیں۔ جبکہ کچھ مدد حاصل کرنے کے لئے اپنے دوستوں سے رجوع کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ زیادہ تر طلبہ ملنے والے ہوم ورک کی تعداد اور قسم ا۔ زیادہ تر طلبہ کے خیالات یہ رہے کہ ہوم ورک ان کے سیکھنے کے عمل میں اہم اور ضروری ہے جیسا کہ ایک طالب علم نے مختصراً بیان دیا۔

"ہوم ورک ہمیں سیکھنے میں بہت زیادہ مدد دیتا ہے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ معلومات کامیابی کی کنجی ہے۔"

اسکول میں سیکھی گئی معلومات کو گھر میں دہرانا

ہوم ورک میں وہ کام شامل ہوتا ہے جو اساتذہ چاہتے ہیں کہ بچے اسے کلاس کے باہر پورا کریں جو عموماً گھر میں کیا جاتا ہے۔ استاد اور والدین کی شراکت میں یہ چیز شامل ہونا چاہیے کہ اساتذہ بچوں کو دیئے گئے ہوم ورک کے سلسلے میں والدین کی رہنمائی کریں کہ وہ اپنے بچوں کی مدد ہوم ورک پورا کرنے میں کیسے کر سکتے ہیں تا کہ اس معلومات کو با معنی بنایا جاسکے۔

ہوم ورک کو موثر بنانے کے لئے ذیل میں دیئے گئے نکات ہمیشہ ذہن میں رکھیں

- ہوم ورک اساتذہ کی منصوبہ بندی کا ایک اہم حصہ ہونا چاہئے۔ لکھائی کے کام اور سرگرمیوں کے درمیان مناسب توازن ہونا چاہئے اور ہوم ورک دینے سے پہلے طلبہ سے دیئے جانے والے کام کے بارے میں بات چیت کر لینی چاہئے۔
- ہوم ورک کے ذریعے سے جو تجربات طلبہ کو حاصل ہوں وہ کمرہ جماعت میں کروائی جانے والی سرگرمیوں کے علاوہ ہوں اور نصاب کے مقاصد پر پورا اتریں۔
- ہوم ورک کو مکمل کرنے کے لئے مناسب وقت دیا جانا چاہئے اس طرح بچوں میں خود کو منظم رکھتے ہوئے مقرر کردہ وقت میں کام ختم کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- والدین کو ہوم ورک میں بچوں کی مدد کرنے میں جو کردار ادا کرنا ہے وہ واضح طور پر پہلے سے معلوم ہونا چاہئے یہ تمام معلومات والدین اور اساتذہ کی میٹنگ، اسکول کے اصولوں سے متعلق کتابچہ، نوٹس بورڈ اور ہوم ورک ڈائری میں لکھ کر فراہم کی جاسکتی ہیں۔
- ہوم ورک کا مقصد دراصل کمرہ جماعت میں کروائی جانے والی سرگرمیوں کا اعادہ ہونا چاہئے تا کہ بچے اپنا کام خود کر سکیں۔
- ہوم ورک دیتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ کام مکمل کرنے کا وقت طلبہ کی عمروں کی مناسبت سے ہو۔
- ہوم ورک کے ذریعے کروائے گئے کاموں اور ان سے حاصل شدہ تجربات پر تبادلہ خیال کرنے اور فیڈ بیک دینے کے لئے بچوں کو وقت فراہم کرنا چاہئے اس دوران بچوں کی کوشش پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے۔

ایسا ہوم ورک بھی بچوں کو دیں کہ جس میں وہ باہر جائیں یا مختلف مقامات کی سیر کریں۔ لیکن خیال رہے کہ یہ سرگرمی تمام طلبہ کے لئے لازمی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ہر بچے کو ایک جیسی سہولتیں میسر نہیں ہوتیں۔ موضوع کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف قسم کی سرگرمیاں دی جانی چاہئیں۔

ہوم ورک کی سرگرمیوں سے متعلق مختلف عمر کے بچوں کے لئے چند تجاویز پیش کی جارہی ہیں۔ یہ تمام سرگرمیاں نصاب کے مقاصد کے اردگرد گھومتی ہیں اور زندگی کی اہم مہارتیں سکھاتی ہیں۔

سائنس

عنوان: حسیں (سننا، آوازیں)

تصورات: ماحول میں موجود آوازوں کو پہچاننا اور ان کے درمیان فرق واضح کرنا

عمر کی حد: ۳۔۶ سال

والدین کے لئے: یہ سرگرمی کمرہ جماعت میں بچوں کے ساتھ کروائی جا سکتی ہے، لیکن بچوں کے لئے اصلی تجربات ان کی معلومات میں بہتر طور پر اضافہ کرتے ہیں اور بچے ایسی آوازوں سے واقف ہو سکتے ہیں جو کمرہ جماعت میں سنانا یا پیدا کرنا ممکن نہیں۔ اگر آپ بچوں کے ساتھ گھر میں ہیں، گاڑی میں سفر کر رہے ہیں یا کسی پارک میں ٹہل رہے ہیں تو آپ بچوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ماحول میں سنائی دی جانے والی مختلف آوازوں پر غور کریں اور انہیں پہچاننے کی کوشش کریں۔

آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ بچے مختلف آوازوں کو نہ صرف پہچانتے ہیں بلکہ ان کے درمیان فرق بھی بتا سکتے ہیں۔ اپنے بچے سے اونچی اور ہلکی آوازوں کے بارے میں پوچھیے، اپنے بچے کی عمر دیکھتے ہوئے اس سے 'آواز کے شور' یا آلودگی کے نقصانات اور خاموشی کے فوائد پر بات کریں۔ اسی قسم کی سرگرمی سونگھنے کی حس کے لئے کروائی جا سکتی ہے۔

عنوان: صحت

تصورات: اچھی صحت کے لئے حفظان صحت اور ٹیکوں کی اہمیت

ابتدائی طبی امداد کے بارے میں آگاہی

عمر کی حد: ۳۔۸ سال

والدین کے لئے: اس عمر کے بچوں کا واسطہ ڈاکٹر سے پڑتا ہی رہتا ہے اور ان کے ٹیکے لگتے ہی رہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ بچوں کو ان ادویات (خصوصاً وہ دوائیں جو ٹیکوں کی صورت میں دی جاتی ہیں) کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔ بجائے یہ کہنے کے کہ "تمہیں ٹیکہ لگوانا ہے ورنہ تم بیمار پڑ جاؤ گے" آپ بچوں کو ٹیکوں کے بارے میں تفصیل سے بتائیں، تاکہ بچے ٹیکوں کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں اور اگر ٹیکوں کے بارے میں ان کے دل میں کوئی خوف ہے تو اسے بھی دور کیا جا سکے۔ بچوں سے بات کریں کہ ہم خود کو صحت مند رکھنے اور بیماریوں سے بچانے کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ حفظان صحت کے مختلف طریقے سوچیں اور ان پر بات کریں مثلاً ہاتھ دھونا (بچوں سے بات کریں کہ ہاتھ کس وقت دھونا چاہئیں، سردیوں میں گرم کپڑے پہننا وغیرہ۔ ڈاکٹر کے کلینک میں آویزاں پوسٹرز کے بارے میں بھی بچوں سے بات کریں۔ اپنے بچے کی عمر اور سمجھ کے مطابق اس سے ابتدائی طبی امداد کے بارے میں بات کریں اور فرسٹ ایڈ بکس کی بنیادی اشیاء (روئی، ڈیٹول، بینڈج) کے بارے میں بتائیں۔ بچوں سے بات کریں کہ یہ اشیاء کب اور کیسے استعمال ہوتی ہیں۔

ریاضی

عنوان: پیمائش

تصورات: پیمائش کا معیاری نظام: سینٹی میٹر اور انچ

عمر کی حد: ۸۔۱۲ سال

والدین کے لئے: بچے اکثر نائی کے پاس بال کٹوانے جاتے ہی رہتے ہیں۔ آپ اس تجربہ کو بچوں کے لئے دلچسپ اور تعلیمی بنا سکتے ہیں۔ آپ بچوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ بال کٹنے سے پہلے اور بعد میں ان کی پیمائش کریں (ضروری نہیں ہے کہ بال جڑ سے اکھاڑے جائیں، یہ صرف دلچسپی کے لئے ہے)۔ بچوں کو خود تجربہ کرنے دیں، آپ صرف ان کی رہنمائی کریں۔

ٹیچر کے لئے: اوپر دی گئی سرگرمی صرف ایک مثال ہے اور ضروری نہیں ہے کہ بچوں اور والدین کو دی جائے۔ پیمائش کے تصور کی وضاحت کے لئے دوسری سرگرمیاں بھی کروائی جا سکتی ہیں۔ بچوں سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے اور خاندان کے دوسرے افراد کے قد کی پیمائش کریں۔

معاشرتی علوم

عنوان: عوامی خدمات

تصورات: ایسے اداروں کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا جو شہریوں کی سہولت کے لئے کام کرتے ہیں

عمر کی حد: ۶۔ ۱۲ اور اس سے بڑے بچوں کے لئے

والدین کے لئے: ہو سکتا ہے کہ آپ کسی ایسے پیشے سے وابستہ ہوں جو شہریوں کو سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً پولیس آفیسر، ڈاکٹر، بینکر، اسٹیٹ ایجنٹ گھروں کی تزئین و آرائش کا شعبہ وغیرہ۔ جو بھی آپ کا پیشہ ہو بچوں سے اس سلسلے میں چھٹی والے دن بات چیت ضرور کریں۔ کوشش کریں کہ جہاں آپ کام کرتے ہیں وہاں بچوں کو لے کر جائیں تاکہ وہ وہاں کے ماحول کو دیکھ کر سمجھ سکیں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ سوالات کریں۔ بچوں کو ایسے مواقع بھی دیں کہ وہ دوسرے ادارہ بھی جا کر دیکھ سکیں۔ بچوں کی عمر اور سمجھ کے مطابق ان سے پوچھیں کہ ان اداروں کی کارکردگی

کیسے بہتر ہوسکتی ہے تا کہ شہریوں کو ان سہولتوں کے استعمال میں آسانی ہو۔ مثلاً قطار میں کھڑا ہونا یا ایک اچھی تصویر دیوار پر لٹکانا تا کہ انتظار کے دوران ایک دوسرے کو دھکا دینے کی بجائے تصویر سے لطف اندوز ہوا جائے۔

آپ اپنے بچوں سے اس جگہ کے طریقہ کار کے متعلق گفتگو کیجیے اور ان سے پوچھئے کہ آپ اس طریقہ کار اور مہیا کی گئی سہولیات کے متعلق کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ٹیچر کے لئے: جو والدین بہ آسانی کے ساتھ اسکول آ کر بچوں سے کسی مخصوص ادارہ کی کارکردگی کے بارے میں گفتگو کرسکیں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اسکول آ کر بچوں سے بات چیت کریں۔

عنوان: نقشہ پڑھنا

تصورات: نقشہ بنانے، پڑھنے کی صلاحیت بڑھانا اور سمتوں کے بارے میں زبانی، لکھ کر اور تصویروں کی مدد سے سمجھانا

عمر کی حد: ۸ سے ۱۲ اور اس سے بڑے بچوں کے لئے

والدین کے لئے: آپ کا بچہ اسکول آنے کے لئے خواہ کوئی بھی ٹرانسپورٹ کا ذریعہ استعمال کرتا ہو اس کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ گھر سے اسکول اور واپس گھر تک کے راستے کا نقشہ ذہن میں رکھے اور واپس آ کر سمتیں بتائے۔ دائیں اور بائیں کے فرق کے تصور کو مزید دہرائیں اور مدد دیں کہ وہ راستے کی نشانیوں سے سمجھیں کہ وہ کہاں ہیں۔

جب بچے ان راستوں سے آشنا ہو جائیں تو پھر ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ دوسرے مختلف راستوں کے بارے میں بھی اسی طرح معلومات اکٹھا کریں۔ اور تصویری نقشہ بنائیں ساتھ ہی وہ راستوں کے فاصلوں کے بارے میں سوچیں اور نقشہ میں دیکھ کر موازنہ کریں کہ وہ کتنے فاصلے پر دکھائی دیتے ہیں۔

اپنے بچے کی عمر اور ذہنی سطح کا خیال رکھتے ہوئے ان سے سڑکوں پر لگے ہوئے نشانات کے استعمال کے بارے میں بات کریں اور انہیں یہ بتائیں کہ نقشے میں یہ نشانات کیسے ظاہر کرتے ہیں۔

بڑے بچوں کو آمادہ کیجیے کہ وہ آپ کو کسی نئی جگہ کے راستے کے بارے میں خاکہ کی مدد سے سمجھائیں (مثلاً شادی ہال کا راستہ، یا پھر نئے ریسٹورنٹ کی جگہ) عموماً ایسی جگہوں کے راستے کے نقشے خاکہ کی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ مزید گفتگو کیجیے اور وقت اور فاصلہ کا تصور سمجھائیں۔ مثلاً ۱۵ منٹ میں اسکول پہنچنا اور مزید ۱۰ منٹ میں دکان تک جانا۔ اس طرح کی سرگرمیوں سے حاصل ہونے والی معلومات مختلف مضامین جیسے ریاضی کے ساتھ منسلک ہو کر عام زندگی میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

ٹیچر کے لئے: بچوں سے کہیئے کہ وہ گھر سے اسکول کے راستے کا تفصیلی نقشہ خاکوں اور تصاویر کی مدد سے بنائیں اور شمال کی سمت کی نشاندہی بھی کریں۔

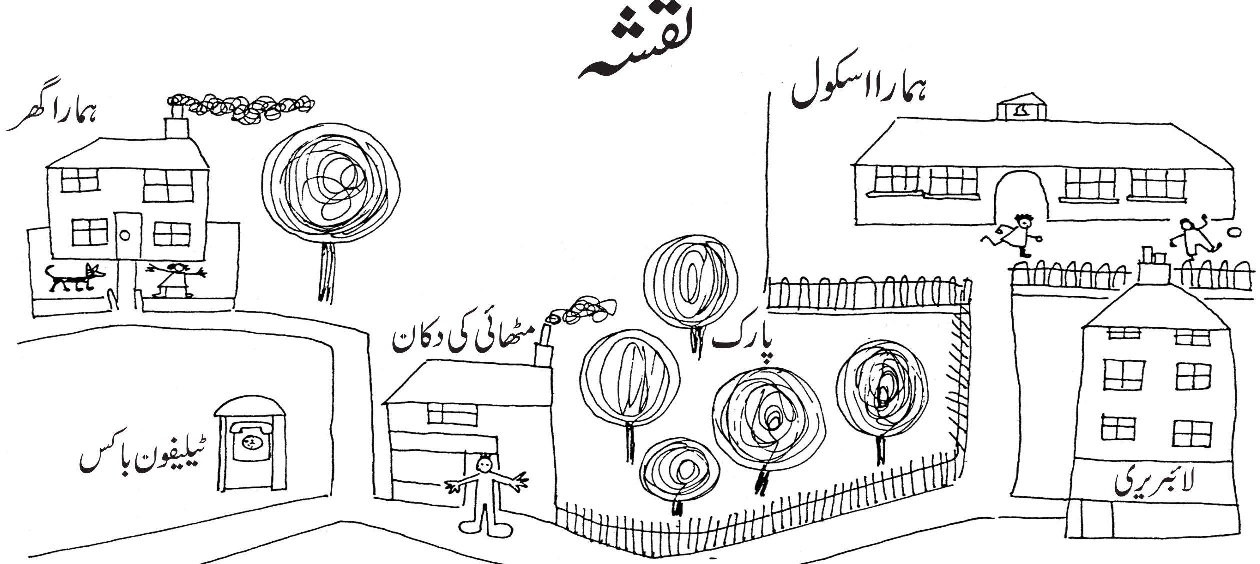

آرٹ کا استاد

ایک عام تصور یہ ہے کہ آرٹ کا اچھا استاد ہونے کے لئے اچھا آرٹسٹ ہونا بھی ضروری ہے مگر یہ تصور اتنا ہی غلط ہے جتنا یہ سمجھنا کہ جو آرٹسٹ نہیں بن سکتا وہ آرٹ کا معلم ضرور ہوسکتا ہے۔ آرٹ کے معلم کی کامیابی کی پہلی شرط یہ ہے کہ اسے بچوں سے محبت اور ان کی ترقی سے حقیقی دلچسپی ہو۔ ہمدردی اور محبت ہی دراصل بچوں کے لئے تخلیقی خوداعتمادی کی بنیاد ہوتی ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ آرٹ کی تعلیم کے مقاصد سے واقف ہو اور اس بنیادی نکتے سے باخبر ہو کہ ابتدائی جماعتوں میں آرٹ کی تعلیم بچوں کی مکمل شخصیت کے اظہار کا وسیلہ ہے۔ آرٹ کے استاد کے لئے ہرگز یہ لازم نہیں ہے کہ وہ فن کارانہ مہارت رکھتا ہو لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ آرٹ کی مختلف سرگرمیوں اور ان کی خصوصیات کو جانتا ہو اور خود بھی کچھ نہ کچھ تخلیقی کام کرتا ہو۔ وہ بچوں کے آرٹ کے ارتقائی مدارج سے واقف ہو اور ان کے اظہار کے مختلف انداز اور ان کی جمالیاتی خصوصیات کا قدرشناس ہو۔ کلاس میں آرٹ کی مختلف سرگرمیوں کو منصوبے کے تحت منظم کرنے اور مختلف سامان کو ہوشیاری اور سلیقے سے منتخب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ان بنیادی معلومات کے ذریعے آرٹ کا استاد نہ صرف یقین و اعتماد کے ساتھ اپنے مضمون کو کامیابی سے پڑھائے گا بلکہ بچوں کی انفرادی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد کرے گا اور آرٹ کے ذریعے ان کی شخصیت کی ترقی میں نمایاں حصہ لے گا۔

مندرجہ بالا نکات کی بنیاد پر آرٹ کے استاد کے فرائض کو چار بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ا۔ تخلیقی فضا پیدا کرنا	۲۔ ذہنی تحریک پیدا کرنا
۳۔ بچوں کی رہنمائی کرنا	۴۔ بچوں کے کام کی ترقی کو جانچنا

ا۔ تخلیقی فضا پیدا کرنا

استاد کا سب سے اہم فرض آرٹ کی کلاس میں ایسی تخلیقی فضا پیدا کرنا ہے جس میں بچے آزادی سے تجربات کرسکیں۔ اس کے لئے استاد کا ہمدرد، دوست اور صاحبِ فہم ہونا بنیادی شرائط ہیں۔ تخلیقی فضا کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ کلاس کا ماحول انتہائی خوشگوار ہو۔ اس میں روشنی، تازہ ہوا کے علاوہ بیٹھنے کا ایسا انتظام ہو کہ بچے آسانی سے مل جل سکیں اور اگر چاہیں تو اٹھ کر ایک دوسرے کے کاموں کو دیکھ سکیں۔ کلاس میں خود بچوں کے کام کی نمائش کے ساتھ پھول پتیوں کی سجاوٹ بھی ہوتا کہ بچے کسی لمحے تھکن نہ محسوس کریں۔

استاد کے لئے بچوں میں ہر طرح کا خوف دور کر کے ان میں سلامتی کا احساس بیدار کرنا بھی ضروری ہے تا کہ وہ اپنے خیالات کو آزادی سے ظاہر کرسکیں۔

تخلیقی فضا کے لئے بچوں کی انفرادیت کا خیال رکھنا بھی استاد کا اہم فرض ہے۔ آرٹ کا مضمون دوسرے مضامین سے اس معنی میں مختلف ہے کہ یہ انتہائی ذاتی عمل ہے جس کا تعلق اجتماعی ردعمل کے مقابلے میں صرف انفرادی ردعمل سے ہے۔ ہر بچے کا اپنا انداز اظہار ہوتا ہے لہٰذا تمام بچوں کی کوشش کی قدر کرنی چاہئے۔ کسی ایک کو پسند کرنے اور دوسرے کو ناپسند کرنے سے بچے کے کام اور اس کی شخصیت پر انتہائی مضر اثرات پڑ سکتے ہیں۔ سخت تنقید سے بچے کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اگر تنقید کرنا بھی ہے تو اس کے کام کے صحیح پہلوؤں کی پہلے تعریف ہو اور پھر تعمیری تنقید۔ اس میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ انفرادی انداز اظہار اور تخلیقی عمل کو نظر انداز کر کے محض فن کارانہ صلاحیت کی تعریف نہ کی جائے۔

۲۔ ذہنی تحریک پیدا کرنا

آرٹ کا ہر تجربہ ذہنی تحریک سے شروع ہوتا ہے۔ ذہنی تحریک کے معنی ایسی مدد یا طریقے اور ترکیبیں ہیں جن کے ذریعے استاد بچوں میں ایسا جذبہ ابھارے کہ وہ مختلف سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں اور آزادی سے اپنے خیالات کو ظاہر کرسکیں۔ قدیم طریقے کے مطابق استاد کا تحکمانہ رویہ لڑکوں کو کام کرنے پر مجبور کرتا تھا لیکن اب اس کو تعلیم کے جدید اصولوں کے منافی سمجھا جاتا ہے۔ ذہنی تحریک کسی قسم کی ہو اس کا انحصار بچوں کی عمر، آرٹ کی مخصوص سرگرمی اور اس سے بڑھ کر خود استاد کی اپنی صلاحیت اور علم و تجربے پر ہوتا ہے مثلاً ڈرائنگ اور پینٹنگ کے لئے جس قسم کے محرک کی ضرورت ہو سکتی ہے ممکن ہے کہ وہ مٹی کے کام یا ذوق جمال کی تربیت کے لئے کارگر نہ ہو۔
ذہنی تحریک پیدا کرنے کے لئے استاد مختلف طریقے استعمال کرسکتا ہے:

ا۔ کلاس میں بات چیت: بچوں میں کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی موضوع پر مختصر مگر دلچسپ گفتگو کی جائے۔ اس کا مقصد بچے کے ذہن کو سلجھا کر ایسا تصور پیدا کرنا ہے جو تخلیقی اظہار کے لئے ضروری ہے۔

۲۔ قصے کہانیاں اور نظمیں: بچوں پر اس محرک کے اثر کا دارومدار خود استاد کی قوتِ بیان پر ہے۔ کہانی یا نظم کو پڑھنے یا کسی واقعہ یا منظر کا ذکر کرنے سے بچوں کے ذہن میں خیالات کی وضاحت ہوتی ہے جن کو وہ تصویر کے ذریعے ظاہر کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔

۳۔ موسیقی: اگر چہ ہمارے یہاں موسیقی کو بہت کم استعمال کیا جاتا ہے لیکن ذہنی تحریک کا انتہائی موثر طریقہ ہے جس کو ریکارڈ یا فلم کے ذریعے پیش کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ آرٹ کے نئے سامان کا استعمال: خود ایک محرک ہے۔ خصوصاً چھوٹے بچے پہلی مرتبہ کسی سامان سے متعارف ہوتے ہیں تو ان کو استعمال کرنے کے لئے بیتاب رہتے ہیں۔ البتہ جب یہ نیا پن ختم ہو جائے اور عموماً جلد ہی ختم ہو جاتا ہے تو پھر کسی اور محرک کی ضرورت ہوتی ہے۔

۵۔گروپ میں کام: بچوں میں اپنے اپنے گروپ بنا کر کام کرنے کا فطری جذبہ ہوتا ہے جس کو کلاس میں بطور محرک استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی مشترک پروجیکٹ کے تحت دیواری تصویریں یا ماڈل بنانے یا کلاس کے آرائشی کاموں میں اپنے ساتھیوں کو مصروف دیکھ کر خود بھی کام کرنے کا شوق ہوتا ہے اور اس طرح اجتماعیت کے جذبے کی تسکین ہوتی ہے۔ اس قسم کے اجتماعی کاموں کا اصل مقصد بچوں میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ ایک دوسروں کی مدد کے بغیر یہ کام مکمل نہیں ہوسکتا تھا۔

۶۔بصری وسائل: فلم، سلائیڈز اور رنگین تصویروں کے ذریعے بھی بچوں میں ذہنی تحریک پیدا کی جاسکتی ہے اور ان کے صحیح انتخاب اور موثر استعمال کے ذریعے شان دار نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

۷۔تعلیمی سیریں: میوزیم، چڑیا گھر، تاریخی عمارتوں یا تفریحی مقامات کی سیر خود ایسا محرک ہیں جن کے ذریعے بچے اپنے خیالات، تاثرات اور ردعمل کو ظاہر کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

۸۔دوسرے بچوں یا بالغوں کے کاموں کو دیکھنا: بچے قدرتی طور پر دوسرے بچوں کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں خصوصاً جب وہ دوسرے اسکول یا بیرونی ممالک کے بچوں کا کام ہو۔ بچوں کے آرٹ کی جو نمائشیں منعقد ہوتی ہیں ہر عمر کے بچوں کی دلچسپی اور ذہنی تحریک کا موثر وسیلہ ہوسکتی ہیں۔

۹۔استاد کے خود اپنے کام کا مظاہرہ: اگر خود استاد میں آرٹ کی صلاحیت ہے تو اپنے کام کے نمونے دکھا کر اور اپنے طریقہ کار کا مظاہرہ کرکے بچوں کے خیالات کو تقویت پہنچا سکتا ہے لیکن فن کا ایسا مظاہرہ نہ ہو کہ بچے بالغوں کے معیار سے متاثر ہو کر خود احساس کمتری کا شکار ہوجائیں۔

۱۰۔موضوع کا انتخاب: آرٹ کے تجربات میں تصویر کے موضوع اور عنوانات کا انتخاب بھی کافی اہم ہے۔ موضوع ایسے ہوں جو تخلیقی جذبے کو حرکت میں لانے کے لئے سرچشمہ کا کام دے سکیں اور ان کا تعلق بچوں کی دلچسپی، ان کے علم اور سب سے زیادہ ان کی اپنی زندگی اور ذاتی تجربے سے ہونا چاہئے۔

۳۔بچوں کی رہنمائی کرنا

بچوں کی رہنمائی کا مطلب بچوں کی مدد کرنا ہے لیکن مدد ایسی نہ ہو کہ ان کے تخلیقی عمل میں مداخلت بن جائے۔ بعض اساتذہ اس خیال کے حامی ہیں کہ بچوں کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت نہیں بس ان کا فرض صرف اتنا ہے کہ وہ ضروری سامان فراہم کردیں۔ اس کے برعکس بعض اساتذہ جوش و خروش میں اس حد تک مدد کرنے لگتے ہیں کہ ان کی مدد بچوں کے کام میں مداخلت بن جاتی ہے۔ دونوں تصورات بچوں کے لئے نقصان دہ اور آرٹ کی تعلیم کے مقاصد کے خلاف ہیں۔

آرٹ کی تعلیم میں مدد کے معنی ہر بچے کی ضرورت کو اس کی انفرادی استعداد اور ذہنی صلاحیت کے مطابق پورا کرنا ہے۔ استاد کا فرض ہے کہ وہ ان ضرورتوں کو سمجھے اور حسب موقع مدد فراہم کرے۔ ذہنی تحریک بھی ایک طرح کی مدد ہے۔ مثال کے طور پر کوئی تصویر بنانے کے لئے استاد خاص تجربہ فراہم کرکے بچے کے ذہن میں متعلقہ موضوع کی وضاحت کرسکتا ہے تاکہ اس کی بنیاد پر ہر بچہ اپنے خیالات کو کامیابی سے ظاہر کرسکے۔ تصویر بناتے وقت اس کے مختلف عناصر جیسے رنگ، خطوط اور اشکال کو مرتب کرنے میں بچے کو مدد کی ضرورت ہوسکتی ہے جس کے لئے براہ راست تحریک کے اصول سکھانا یا رنگوں کی ہم آہنگی بتانا بچوں کی سمجھ سے بالاتر ہوسکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نہایت ہوشیاری سے ان اصولوں کو سمجھایا جائے۔ ابتدائی اسکول کے بچوں میں مختلف قسم کے سامان کی دیکھ بھال اور ان کے بہتر استعمال کے علاوہ ساتھیوں کیساتھ مل کر کام کرنے کی عادت پیدا کرنے میں بھی استاد مدد کرسکتا ہے۔ لہٰذا استاد کے لئے محض سامان فراہم کردینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ وہ عملاً کئی طریقوں سے بچوں کی مدد کرسکتا ہے۔

بچوں کے کام کی ترقی کو جانچنا

سال کے آخر میں بچے کے کام کی ترقی کو جانچنا آرٹ کے معلم کے لئے سب سے مشکل کام ہے۔ اس کے لئے کوئی قطعی اور صحیح فارمولا نہیں پیش کیا جاسکتا حالانکہ ماہرین تعلیم و نفسیات کا عام دعویٰ ہے کہ شخصیت کے ہر پہلو کو مختلف طریقوں سے صحیح طور پر ناپا جاسکتا ہے مگر آرٹ کا معلم اس دعوے کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس کے خیال میں بچے کی اس خوشی اور مسرت کو کیسے ناپ سکتے ہیں جو اسے آرٹ کے کسی تجربے کے دوران حاصل ہوتی ہے یا کیا ایسا کوئی پیمانہ ہے جو بچے کی اس قلبی تسکین کو ناپ سکے جو موسیقی سننے یا پینٹنگ کرنے کے بعد جذباتی گھٹن کے اخراج سے حاصل ہوتی ہے۔

بچے کے آرٹ کی ترقی کو سالانہ امتحان کے نتیجے کی بنیاد پر بھی نہیں جانچ سکتے۔ اس لئے کہ اس کا تعلق بچے کے چند لمحوں کے تیار شدہ کام سے نہیں بلکہ اس کی شخصیت کے ہر پہلو کی نشوونما سے ہے۔ کام کو جانچتے وقت سب سے اہم سوال یہ ہے کہ نصاب کی کسی بھی سرگرمی کے ذریعے آرٹ کی تعلیم کا بنیادی مقصد کس حد تک پورا ہوا ہے۔ اس عمل میں بچے اور استاد دونوں شریک ہوتے ہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ استاد خود اپنا بھی جائزہ لے اور بچوں کی مدد سے خود ان کے کام کے بارے میں گفتگو کے ذریعے یا لکھوا کر ان کی رائے معلوم کرے۔ استاد کو خود اپنے رویے اور کام کرنے کے طریقے پر خصوصی توجہ دینا چاہئے اگر کسی استاد کے پڑھانے کا ایک مخصوص طریقہ کسی ایک وقت میں کچھ بچوں کے ساتھ کامیاب ہوسکتا ہے تو وہی طریقہ کسی دوسرے وقت دوسرے بچوں کے ساتھ ناکام بھی ہوسکتا ہے۔

بعض استاد بچوں کے کام کو جانچنے کے لئے گریڈنگ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں جس میں انداز اظہار اور کام کی نوعیت کے مطابق کام کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے گویا کہ گروپ کا معیار فرد کے جانچنے کا پیمانہ ہوتا ہے لیکن اس طرح بچے کی انفرادی خصوصیات نظر انداز کر دی جاتی ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کے اپنے انداز اظہار کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ استاد کو یہ ہرگز نہ بھولنا چاہئے کہ بچے کے آرٹ کی کامیابی اور ترقی کو کسی خارجی معیار سے جانچنا بچے کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے۔

کام کی ترقی کو جانچنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ بچے کے سال بھر کے کام کا ابتداء سے آخر تک مکمل ریکارڈ رکھا جائے۔ اس طرح ہر بچے کو خود اپنا کام دیکھنے کا موقع ملے گا اور استاد بھی صحیح اندازہ کر سکے گا کہ دوران سال بچے کے رویے اور اعادات واطوار پر آرٹ کی مختلف سرگرمیوں کا کیا اثر ہوا ہے۔

آرٹ کا استاد کام کے جانچنے کا کوئی بھی طریقہ اختیار کرے اسے مندرجہ ذیل بنیادی نکات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

۱۔ کیا بچے نے اپنے کام میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی ظاہر کی ہے اور اسے اس کا احساس بھی ہے؟

۲۔ مختلف قسم کے آرٹ کے سامان کے استعمال میں کتنی مہارت حاصل کی ہے اور اس نے نئی تکنیک سیکھنے میں اپنے ذہن کو کیسے استعمال کیا ہے؟

۳۔ آرٹ پروگرام کے ذریعے بچوں کی تخلیقی صلاحیتیں ان کے اپنے انداز میں ابھری ہیں یا سب کا کام ایک ہی قسم کا ہے؟

۴۔ بچے کے رویے اور عادتوں میں کیا فرق پڑا ہے اور کیا اس کا اسکول اور کلاس کے ماحول پر سودمند اثر ہوا ہے؟

۵۔ اسکول کی تخلیقی سرگرمیوں سے بچے نے انفرادی طور پر کیا حصہ لیا ہے اور اجتماعی کاموں میں کس حد تک شریک رہا ہے؟

۶۔ کیا بچوں میں سماجی اقدار جیسے مل جل کر کام کرنے، ایک دوسرے کو برداشت کرنے، دوسروں کی رائے اور مشوروں کا لحاظ رکھنے اور کام میں پیش قدمی کرنے کا احساس ہے؟

۷۔ بحیثیت مجموعی آرٹ کے پروگرام کا بچوں کے جسمانی، جذباتی، ذہنی، تخلیقی اور جمالیاتی غرضیکہ شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی نشوونما پر کتنا اور کیسا اثر ہوا ہے؟

۸۔ مختلف موقعوں پر استاد کی ذہنی تحریک کا بچوں پر کیا ردعمل رہا ہے؟

۹۔ بچوں کے کام کی فن کارانہ صفت کیا ہے اور وہ اپنے کام پر تنقیدی نظر رکھتے ہیں یا نہیں؟

۱۰۔ خصوصاً جو بچے جسمانی، ذہنی یا جذباتی لحاظ سے پسماندہ ہیں انہوں نے اپنی کمزوریوں پر کس حد تک قابو حاصل کیا ہے؟

۱۱۔ بڑی جماعت کے بچوں نے اپنی بستی کے سماجی ذرائع مثلاً کتب خانہ کی کتابوں، رسالوں، اخبار، میوزیم، آرٹ گیلری اور نمائشوں سے کتنا استفادہ کیا ہے؟

۱۲۔ کیا بچہ اس بات سے واقف ہے کہ آرٹ کا زندگی سے گہرا تعلق ہے اور خود اس کی زندگی پر آرٹ کا اثر ہے؟

کمرہ جماعت میں باہمی تعلیمی عمل کا نتیجہ

بیشتر اساتذہ کی طرح میں اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ میں اپنے کمرہ جماعت میں باہمی تعلیمی عمل کو اپناؤں۔ تعلیم سے بیس سالہ وابستگی کے دوران میرا پڑھانے کا جذبہ گزرتے ہوئے سالوں کے ساتھ ساتھ مزید بڑھ رہا ہے۔ مطالعہ کرنے، سیکھنے، مشاہدہ کرنے اور تدریسی حکمت عملی کو اپنانے سے میری ذات میں بہتری آئی ہے اور میری تدریس موثر ہوئی ہے۔ جس نے میری علم سے محبت کو زندہ جاوید رکھا ہے۔

"باہمی تعلیمی عمل" کی نئی اصطلاح کی حقیقت سے قطع نظر کئی سال پہلے میں نے اس خیال کو نظر انداز کیا کہ میرے کمرہ جماعت میں پہلے ہی بہت سا گروپ ورک اور باہمی اشتراک وتعاون پر مبنی تعلیمی عمل ہوتا تھا۔

بہر حال باہمی تعلیمی عمل کے طریقوں پر مبنی دلچسپ کام جیسے Numbered Heads Together, Jigsaw اور Buddy Venn نے میری توجہ اس جانب کرائی اور میں نے اس کا مطالعہ کیا اور ان طریقوں کو اپنے کمرہ جماعت میں استعمال کیا۔

جیسے جیسے ان پر عمل کیا تو بتدریج مجھ پر ان طریقوں کا مکمل اثر ہوتا گیا۔

اکثر اساتذہ کا خدشہ ہے کہ اس سیشن میں جبکہ بچے باہمی اشتراک وتعاون سے گروپ میں کام کر رہے ہوں تو کمرہ جماعت کی پرامن ترتیب منتشر ہوگی اور بہت سا قیمتی وقت ضائع ہوگا جو کہ اہم عملی دورانیے پر اثر انداز ہوگا۔

باہمی تعلیمی عمل کے طریقوں کو کمرہ جماعت میں اپنانے سے میری تدریس کے پرانے طریقوں میں ایک تبدیلی کی ابتداء ہوئی ہے میرے پسندیدہ طریقے جن کو میں بارہا استعمال کرتی ہوں وہ "Jigsaw" اور "The Numbered Heads Together" ہیں۔

جب ساتویں جماعت کے لئے تاریخی جگہ "چوکنڈی اور بھنبور" کے تعلیمی دورے کی منصوبہ بندی کی گئی تو میں نے جگسا Jigsaw طریقے کو منتخب کیا جو کہ بے انتہا سود مند رہا جس سے وسیع تر معلومات پر مبنی کام ہوا۔ جماعت کو چار گروپ میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر گروپ کے ہر ایک ممبر کو مساوی ذمہ داریوں کے ساتھ ایک مخصوص منصوبے پر کام کرنے کو دیا گیا۔

پہلے گروپ نے کلپ بورڈ، کاغذوں اور پنسلوں سے مختلف جگہوں کے بارے میں لکھنے کا کام کیا۔ دوسرے گروپ نے ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے گائیڈ کی بریفنگ کو ریکارڈ کیا۔ تیسرے نے دو جگہوں کی خاکہ کشی ڈرائنگ بورڈ اور کاغذوں پر کی اور چوتھے نے ٹیلے کے ٹکڑوں اور آرٹ کے نمونوں کو اکھٹا کیا۔

جب تمام مواد اکھٹا ہو چکا تو ہر ایک طالب علم/ طالبہ نے اپنے جگ سا گروپ میں شامل ہو کر اسکول پہنچے۔ انہوں نے اپنی معلومات پر تبادلہ خیال کیا اور دیگر کام جو کہ اس جگہ سے اکھٹے کئے تھے اس کے بارے میں ایک بہتر منظم رپورٹ تیار کی۔ اس دوران بالخصوص ایسی صورتحال بنائی گئی کہ جس سے ہر ایک طالب علم ایک دوسرے کو دیئے گئے کاموں پر انحصار کریں۔ چاروں گروپ میں دیئے گئے کاموں کو والدین اور دیگر جماعتوں کے لئے اس طرح اکھٹا کیا گیا جیسا کہ چار (jigsaw) معمے کے ٹکڑوں کو ملایا جاتا ہے تاکہ ایک مکمل شکل بن جائے۔

حوصلہ افزائی، ٹیم ورک، جوابدہی ایک دوسرے کو سننے اور ایک دوسرے پر انحصار کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ مشق ایک کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مکمل طور پر موثر ہے۔

ایک دوسرا طریقہ جس سے میں لطف اندوز ہوئی اور اسے موثر بھی پایا وہ ہے "Numbered Heads Together"۔ یہ طریقہ کار کسی کام پر فوری نظر ثانی کے لئے یا پچھلی معلومات پر مبنی تصورات کو ایک دلچسپ انداز سے یکجا کرنے کے لئے بہترین ہے۔

اس طریقہ کار کا تقاضا یہ ہے کہ ہر طالب علم کو ان کی ٹیم میں ۱ تا ۴ تک کے نمبر دیں۔ ٹیچر کسی ایک مسئلے پر ایک سوال دے کر ایک نمبر پکارے جن طلبہ کا وہ نمبر ہو، ہر ایک ٹیم سے سوال کا جواب صرف وہی طلبہ دیں۔ اس طرح صحیح جواب دینے پر اس طالب علم کو اپنی ٹیم کے لئے ایک پوائنٹ دیں۔

میں اکثر یہ طریقہ اپنی زبان کی جماعت میں استعمال کرتی ہوں۔ مثال کے طور پر ایک کہانی جو پہلے ہی جماعت میں پڑھی ہو اس کے فالو اپ کے طور پر، طلبہ کو ان کو چار ٹیموں میں بٹھایا۔ (ہر ٹیم میں ۱-۴ کے مطابق) اور ہر ایک طالب علم کو ایک ذمہ داری سونپ دی ایک نے واضح آواز میں کہانی پڑھی۔ دوسرے نے جب کہانی پڑھی جا رہی تھی تو اس کہانی میں آنے والی صفات کی فہرست بنائی تیسرے نے تمام فعل کی فہرست بنائی۔ چوتھا طالب علم جو کچھ کام ہو رہا تھا اس کو حاضر دماغی سے سنا۔

اگلے مرحلے میں انہوں نے بحیثیت ٹیم اپنے الفاظوں میں کہانی لکھی۔ ہر کوئی ایک دوسرے کی مدد، شمولیت کرکے، دوسروں کے خیالات سن کر، کر رہا تھا۔ ایک دوسرے کی شمولیت کو سراہ رہا اور قبول کر رہا تھا اور تمام مل کر درست کہانی بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔

بالاخر جب تمام ٹیموں نے دوبارہ کہانی لکھ لی تو سوالات پوچھے گئے۔ طلبا کو "سوچنے کا وقت" دیا گیا تھا جس میں انہوں نے جوابات پر تبالہ خیال کیا ایک بے ترتیب نمبر پکارا گیا اور ہر ٹیم سے اس نمبر کے مطابق طالب علم نے سوال کا جواب دیا۔ ان دو ترکیبوں کے علاوہ، دیگر حکمت عملی بھی بالکل انہی مواقع کے لئے مساوی طور پر دلچسپ اور مفید ہیں۔ میری پرزور تجویز ہے کہ جب یہ تکنیک استعمال کریں تو اساتذہ کو رفتار کم کر دینا چاہئے۔ باہمی تعلیمی عمل پر مبنی سرگرمیاں ایک یا دو سے شروع کریں اور مزید بتدریج اضافہ طلبہ کے ردعمل اور ضروریات کے مطابق کریں۔

لیومن اور کیگن کی کچھ عام استعمال ہونے والی تکنیکس پر مبنی تعریفیں ذیل میں دی جا رہی ہیں۔

سوچنا اور ساتھی سے بات چیت کرنا (Think- pair Share)

یہ ایک چار مرحلے پر مبنی تبادلہ خیال کرنے کا طریقہ ہے اور باہمی تعلیمی عمل کے پہلوؤں پر مبنی ہے۔ طلبہ (اور اساتذہ) "سننا" سیکھیں جب کسی مسئلے پر ایک سوال کیا جائے۔ سوچیں (بغیر ہاتھ اٹھائے) جواب کے لئے "جوڑا بنائیں" ساتھی سے جوابات پر بات کرنے کے لئے جوڑا بنائیں اور ان کے جوابات کو پوری جماعت کے ساتھ شیئر کریں۔ محدود وقت اور ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے کی طرف منتقلی سے یہ بات چیت آسانی سے ہوتی ہے۔ طلبہ اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ ذہنی اور زبانی جوابات کو دہرائیں اور تمام طلبہ کے پاس بات چیت کرنے کے مواقع ہوتے ہیں۔ طلبہ اور اساتذہ دونوں کو سوچنے کے مواقع میں اضافہ ہوتا ہے اور اس طرح وہ گروپ میں تبادلہ خیال میں شامل ہو جاتے ہیں۔ (Lyman)

تین مرحلے کا انٹرویو (Three Step Interview)

یہ گروپ سرگرمی طلبہ کی شمولیت کے ساتھ بنائی جاتی ہے۔ جس میں دیئے گئے نمونوں کے مطابق انٹرویوز سننے سنانے کی تکنیکس استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک طالب علم دیئے گئے عنوان کے مطابق دوسرے سے انٹرویو کرتا ہے۔ جب وقت پورا ہو جائے تو طلبہ اپنے کردار کو تبدیل کر لیتے ہیں جیسے ایک انٹرویو دینے والا اور دوسرا انٹرویو لینے والا۔ آخر کار یہ جوڑے مل کر چار کا گروپ بنا لیتے ہیں طلبہ باری باری اپنے جوڑی دار ساتھیوں کا تعارف کرواتے اور ان کے جوڑی دار ساتھیوں نے جو کچھ کہا تھا وہ خیالات شیئر کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار ایک ٹیم کو بنانے کے طور پر اور اس کے علاوہ سوالات پر رائے، پیشن گوئی کرنے، اندازنے لگانے کتابی رپورٹ پر تبادلہ خیال وغیرہ کرنے میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (Kagan)

گول میز (Round Table)

گول میز سرگرمی برین اسٹارمنگ کرنے، اعادہ کرنے یا مشق کرنے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے اس عرصے میں ایک ٹیم یکجا ہو کر کام کرتی ہے۔ کام کی ترتیب اس طرح ہے۔ طلبہ تین یا اس سے زیادہ ٹیموں میں ایک کاغذ اور ایک پینسل کے ساتھ بیٹھیں۔ ٹیچر ایک ایسا سوال پوچھے جس کے کئی سے زیادہ جوابات ہوں طلبہ باری باری کاغذ پر ایک جواب لکھیں پھر کاغذ اور پینسل کو اگلے فرد کو ترتیب وار دیئے جائیں۔ جب وقت ختم ہو جائے ٹیمیں کئی درست جوابات جان چکی ہوں گی اس طرح ٹیموں کے لائحہ عمل کی عکاسی ہوگی اور وہ بہتری کے لئے راہیں تلاش کر سکیں گے۔ (Kagan)

ایک مسئلہ دیں (Send a Problem)

ایک ٹیم سے ہر ایک طالب علم ایک فلیش کارڈ پر ایک مسئلہ لکھے ۔ٹیمیں اتفاق رائے سے جوابات تک پہنچیں اور کارڈز کی پچھلی جانب جواب لکھیں۔ ہر ایک گروپ کے سوالات کی گڈی دوسرے گروپ کو دیں جو کہ ان کے لئے جواب چنے اور یہ دیکھے کہ وہ بھیجنے والے گروپ سے اتفاق کرتے ہیں اگر نہیں تو وہ اپنا جواب بطور متبادل لکھ دیں۔
کارڈز کی گڈیاں تیسرے اور چوتھے گروپ کو بھی بھیجی جاسکتی ہیں آخر میں کارڈز کی گڈیاں بھیجنے والے کو واپس کر دی جاتی ہیں تاکہ متبادل جوابات پر تبادلہ خیال ہو سکے۔

موازنہ کریں (Buddy Venn)

بچوں کے جوڑے ان کی اپنی ٹیموں سے اس طرح بنائیں کہ ہر جوڑا ایک بڑی venn شکل کا خاکہ بنائے ہر ایک اپنا اپنا نام ایک دائرے میں اوپر کی طرف لکھے پھر کاغذ کو آگے اور پیچھے سب کے روبرو بھیجا جائے تاکہ وہ خود اپنے بارے میں کاغذ پر لکھیں۔ (مثلاً خاندان، مشغلے، پسندیدہ وغیرہ)

جب وہ یہ دریافت کر لیں کہ ان میں کچھ چیزیں ملتی جلتی ہیں تو جس فرد کے ہاتھ میں کاغذ ہو وہ کاغذ کے درمیان میں اپنا نام لکھ دے۔ اگر ایک فرد کے لئے یہ نام کچھ منفرد ہے تو یہ دائرے میں اس فرد کے نام کے نیچے لکھا جائے۔ ہر ایک جوڑے کو دس منٹ تک ایسا کرنے دیں تاکہ وہ اپنے Buddy venn بنالیں تو وہ اپنے ٹیم میں موجود دوسرے ساتھیوں سے اس کا موازنہ شیئر کریں جب موازنہ کیا جانا ہو تو اس طریقے کا انتخاب اور اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

باہمی تعلیمی عمل

باہمی تعلیمی عمل ایک ایسا کامیاب طریقہ تدریس ہے۔ جس میں طلبہ چھوٹے گروپس میں کسی مضمون کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے مختلف اقسام کی سرگرمیوں پر مل جل کر کام کرتے ہیں۔ ہر گروپ میں مختلف صلاحیتوں کے طلبہ شامل ہوتے ہیں، جو کہ نہ صرف ذمہ دار ہوتے ہیں کہ جو کچھ سکھایا جا رہا ہے اسے خود سیکھیں اور سمجھیں بلکہ سمجھنے اور سیکھنے کے عمل میں گروپ کے دوسرے افراد کی مدد بھی کریں۔ جب تمام طلبہ اس کام کو سمجھ جائیں اور مکمل کر لیں تو اس سے کامیابی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

باہمی تعلیمی عمل کا استعمال کیوں؟

تحقیق سے باہمی تعلیمی عمل کی تیکنیک عیاں ہوتی ہیں:

۔طلبہ کے سیکھنے کے عمل اور تعلیمی کامیابیوں کو فروغ دینا

۔طلبہ کے قوت حافظہ میں اضافہ کرنا

۔طلبہ کے تعلیمی تجربات کے حوالے سے ان کے اطمینان کو بڑھانا

۔طلبہ میں زبانی ابلاغ کی مہارتیں پروان چڑھانے میں مدد کرنا

۔طلبہ کی عزت نفس کو فروغ دینا

۔مثبت مقابلے کے جذبوں کو فروغ دینے میں مدد کرنا